السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سونے کی تجارت کے بارے میں کیا حکم ہے یعنی ایک شخص جب سونا سستا ہوتا ہے تو خرید لیتا اور مہنگا ہوتا تو بیچ دیتا ہے مثلاتیس ریال میں ایک اوقیہ۔ خرید کر پچاس ریال میں فروخت کر دیتا ہے تو اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ کیا یہ نقد کی نقد کے ساتھ بیع کے حکم میں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سونے کی سونے کے ساتھ بیع میں کوئی حرج نہیں، جبکہ یکساں ہو، وزن ایک جیسا ہو، سونا برابر برابر ہو اور سودا دست بدست ہو، سونا خواہ نیا ہو یا پرانا یا ان میں سے ایک نیا اور دوسرا پرانا ہو۔

سونے کی چاندی اور پیپر کرنسی کے ساتھ بیع میں بھی کوئی حرج نہیں جب کہ سودا دست بدست ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(الذهب بالذهب' والفضة بالفضة' والبر بالبر' والشعير بالشعير' والتمر بالتمر' والملح بالملح' مثلا بمثل' سواء بسواء' يدا بيد) (صحیح مسلم' المساقاة' باب الصرف وبیع الذهب بالورق نقدا' ح: 1587)

"سونا سونے کے ساتھ، چاندی چاندی کے ساتھ، گندم گندم کے ساتھ، جو جو کے ساتھ، کھجور کھجور کے ساتھ اور نمک نمک کے ساتھ، یکساں طور پر برابر برابر وزن بھی ایک جیسا اور سودا دست بدست ہو اور جب یہ اجناس مختلف ہوں تو پھر جس طرح چاہو بیچو بشرطیکہ دست بدست ہو۔"

نیز حدیث ابن سعید رضی اللہ عنہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لا تبيعوا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها على بعض' ولا تبيعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها على بعض' ولا تبيعوا منها غائبا بناجز) (صحیح البخاري' البيوع' باب بيع الفضة بالفضة' ح: 2177 وصحیح مسلم' المساقاة' باب الربا' ح: 75/1584)

"سونے کو سونے کے ساتھ نہ بیچو الا یہ کہ وہ برابر ہو اور ایک دوسرے کو کم یا زیادہ نہ کرو۔ اور چاندی کو چاندی کے ساتھ نہ بیچو الا یہ کہ وہ برابر برابر ہو اور ایک دوسرے کو کم یا زیادہ نہ کرو اور نہ ان میں سے غائب کو حاضر کے ساتھ بیچو۔"

یہ دونوں حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سونے کو سونے کے ساتھ کمائی یا نفع کے لیے نرخوں کی تبدیلی کے بعد بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ خرید وفروخت اس طرح ہو جس طرح ان حدیثوں میں مذکور ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتویٰ کمیٹی